



سوال

(81) اس سوال کا جواب جو حکویہ مذہب کی طرف مائل ہونے پر مشتمل ہے

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جواب عن سوال تضمن المسئل الی مذہب الحکویۃ

اس سوال کا جواب جو حکویہ مذہب کی طرف مائل ہونے پر مشتمل ہے

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

بسم اللہ الرحمن الرحیم - الحمد للہ رب العالمین والعاقبة للمتقين ولا عدوان الا علی الظالمین - الجواب للہما المرفق لاصابة الصواب لا یتخفى ان ہذا السؤال قد اشتمل علی الفاظ قبیحہ موشیہ مدہل علی المسئل الی مذہب الحکویۃ مثل قوله ان اللہ قد یم تلبس بالحدیث الخ ومنها ان اللہ لیس بحجم فان ارادہ لیس بحجم کالاجساد فصیح واما قوله ولا باسم فان اراد ان الذات المقدسۃ لیس لما اسم ففیہ صحیح لانه مخالف لصریح الایات القرآنیۃ والاحادیث النبویۃ قال اللہ تعالیٰ ولله الاسماء الحسنی فادعوه بها و فی الحدیث الصحیح ان للہ تسعة وتسعون اسما مائة الا واحد امن احصاها دخل الجنة ومنها تفسیرہ لاله الا اللہ بان الاصنام وات اللہ تعالیٰ عن ذلک علوا کبیرا و فیہا قوله ای احدی لباس احمدی الخ و فیہا ان معنی قوله صلی اللہ علیہ وسلم ان امتی ستفترق

میں اللہ رحمن ورحیم کے نام سے شروع کرتا ہوں سب تعریفیں پروردگار جہان کے لئے ہیں اور تفرقت پر ہمیزگاروں کے لئے ہے اور زیادتی کرنیوالوں پر ہی ہوگی، الجواب :- اور اللہ ہی درستگی تک پہنچنے کی توفیق دینوالا ہے پوشیدہ نہ رہے کہ بیشک یہ سوال تحقیق بہت قبیح الفاظ پر مشتمل ہے جو کہ حلو یہ مذہب کی طرف مائل ہونے پر دلالت کرتے ہیں مثلاً مسائل کا قول، کہ بیشک اللہ قد یم تلبس ہے اور احادیث کے ساتھ ملتبس ہے اور ان میں سے یہ بھی کہ بیشک اللہ جسم نہیں ہے پس اگر اس نے ارادہ کیا ہے کہ وہ دوسرے اجسام کی طرح جسم نہیں تو صحیح ہے اور لیکن اس کا یہ کہنا کہ اللہ نام کے ساتھ نہیں، پس اگر اس نے مراد لیا ہے کہ بیشک ذات مقدسہ کے لئے نام ہی نہیں، پس یہ غیر درست ہے کیونکہ یہ صریح قرآن کی آیات اور احادیث نبوی کے خلاف ہے فرمان خدا ہے اور اللہ ہی کے لئے بہترین نام ہے پس اسے ان ناموں سے پرکارو (الایتہ) اور صحیح حدیث میں ہے کہ بیشک اللہ کے لئے ۹۹ نام ہیں ایک کم سو جس نے ان تمام کو شمار کیا جنت میں داخل ہو جائیگی اور انہی میں سے سائل کا لالہ الا اللہ کی تفسیر کرنا ہے کہ بیشک بت اللہ کی ذات ہیں اللہ تعالیٰ اس سے بہت بلند ہے اور انہی میں سے ایک احد کو احدی پڑھنا احمدی کے

تنتان و سبعون فرقة کما فی النار الا واحدة وان المراد بهذا الفرقة الواحدة الوجودیۃ ای اہل وحدة الوجود وان علماء اشرعیۃ الماشین علی ظاہر الشرعیۃ والمسکرین لوحدة الوجود ضلال علی مازعمہ وغیر ذلک مما حواه السؤال من الاباطیل المرخرقة فذا کہم یدل علی جملہ ومما یحیی علی قائلہ الکفر بذلک ان لم یتب ومنها قوله ان العالم عین ذاته عز وجل فان ذلک کفر صریح للفرق بین القدیم



والحدث فان العالم حادث وكل حارث كيف يكون عين التقديم سبحانه بذا بتان عظيم - وارتكابه لذه الالفاظ التقييمية الواهية المذكورة في السؤال مبنى على القول بوحدة وان كل شئى عين الحق بكل ذلك ضلال قبيح وانك صريح وعدم معرفته بوحدة الوجود التي تفوه بها كثير من جملة الصوفية من غير معرفة حقيقتها فلنذكر ما قاله المحققون في ذلك حتى يتضح لك جهل مرتكب هذه الاقوال التقييمية فتقول قال

طرح الخ: اور انہی میں سے یہ ہے کہ بیشک رسول کریم ﷺ کے فرمان میری امت عنقریب بہتر فرقے بن جائے گی تمام کے تمام آگ میں ہوں گے مگر صرف ایک کے متعلق کہنا کہ بیشک اس ایک فرقہ سے مراد وجودیہ گروہ ہے یعنی وحدت الوجود کے قائل، اور بیشک علماء شریعت ظاہر شریعت پر عمل کر نیوالے اور وحدت الوجود کے منکر گمراہ ہیں اس کے گمان کے مطابق اور دوسرے باطل خرافات جن پر اس کا سوال مشتمل ہے پس یہ تمام اس کی جہالت پر دال ہیں اور ان کے قائل پر کفر کا خطرہ ہے ان کی وجہ سے اگر توبہ نہ کرے تو اور انہی میں سے اس کا کہنا، کہ بیشک عالم اللہ کا عین ہے پس اس کا اعتقاد رکھنا صریح کفر ہے کیونکہ قدیم اور حادث میں بڑا فرق ہے کیونکہ سارا عالم حادث ہے اور ہر وہ چیز جو حادث ہو وہ قدیم کا عین کیسے ہو سکتی ہے پاک ہے تو اللہ یہ بڑا بہتان ہے، اور سوال میں جن بیہودہ اور قبیح الفاظ کا ذکر ہے ان کا ارتکاب کرنا، وحدت الوجود کا اعتقاد رکھنے پر مبنی ہے اور ہر چیز اللہ کا عین ہے کے اعتقاد پر پس یہ سب کچھ قبیح گمراہی ہے اور صریح جھوٹ ہے اور مسائل کا وحدت الوجود کو نہ سمجھنا ہے جس کی حقیقت پہنچنے کے بغیر اکثر جاہل صوفی بولتے ہیں اس بارے میں کچھ محققین نے فرمایا ہم اسے آپ کے سامنے پیش کریں گے تاکہ ان قبیح اقوال کے مرتکب کی جہالت آپ کے لئے واضح ہو جائے پس ہم عرض کرتے ہیں، کہ شرح عقائد میں علامہ شیخ ابراہیم کردی فرماتے

العلامة الشيخ ابراهيم الكردي في شرح العقائد الملفظ وقولنا لا اله الا الله ولا خالق لما يشاء الا الله ولا واجب لذاته الا الله ولا وجود في الازل الا الله والى ان وجوب الوجود وبقية الكمالات التابعة للوجود كلها الله سبحانه بالذات فقد دلت على انه كان ولم يكن شئى غيره وعلى انه كان قبل كل شئى كما ورد في الصحيح فليس للممكنات الوجود شئى في الازل سوى الثبوت في علم الحق سبحانه وتعالى من غير افتتاج ولا انتظام بالذات لان الاول والاخر من غير طار له ولا زوال كما هو معلوم وهو بكل شئى على الدوام عليم - فالتوحيد افراد التقديم من الحادث في جميع المراتب وما يتفرع منها التي يتضمنها لا اله الا الله ما في الازل فالحق له الوجود الممكن له الثبوت في علم الله واما فيها لا يزال فالحق له الوجود لذاته والممكن الوجود بالذات وليس له من الكمالات كالعلم والقدرة وغيرهما

ہیں ان کے الفاظ یہ ہیں اور ہمارا کہنا، کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور اللہ کے بغیر جو چاہے اسے پیدا کر نیوالا کوئی نہیں اور اللہ کے علاوہ کوئی واجب الذات نہیں اور اللہ کے سوا ازل میں کوئی موجود نہیں، دلالت کرتا ہے کہ بیشک تمام صفات واجب الوجود ہونا اور دوسرے کمالات جو کہ وجود کے تابع ہیں اللہ سبحانه کے لئے بالذات ہیں پس تحقیق ان دلائل نے دلالت کی کہ بیشک اللہ تعالیٰ تھا اور اس کا غیر نہ تھا اور اس پر بھی کہ وہ ہر چیز سے پہلے تھا جیسے کہ صبح میں آیا ہے پس اللہ تعالیٰ کے علم میں ثبوت کے علاوہ ان موجودہ ممکنات میں سے کچھ بھی ازل میں نہ تھی سوائے شروع اور ہمیشہ تک ختم ہونیکے کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ ہی زوال اور ختم کے ہونے بغیر اول و آخر جیسے کہ وہ معلوم ہیں اور ہمیشہ چیز کو جلنے والا ہے پس توحید نام ہے قدیم کے حادث سے تمام مراتب میں اور تمام ان اشیاء میں جن کو کلمہ شہادت مشتمل ہے متفرد ہونیکا لیکن ازل میں تو اللہ کے لئے وجود ہے اور ممکن کے لئے علم اللہ میں ثبوت ہے اور لیکن اس میں موہمیت نہ رہے پس اللہ کے لئے وجود لذات ہے اور ممکن کا وجود اللہ کے وجود کے سبب ہے بذات نہیں ہے اور اس کے لئے علم و قدرت اور دوسرے کمالات صرف وہی حاصل ہیں، مگر جو اللہ تعالیٰ نے اسے دیئے جو اس کے لئے لائق تھے، اللہ کی حکمت میں کیونکہ یہ ممکنات ازل میں حقیقتیں ہیں اللہ سبحانه کے

الاما اعطاه الله بحسب ما يليق به الحكمة الالهية فانها هي الممكنات حقائق في الازل ثابتة في علم الحق سبحانه متضمنة بالعدم الخارج قابلية للوجود اذ اذ الحق له سبحانه في ذلك فلا وجود له الا بغيره فالوجود لذلك الغير لاله وهو واضح فلا وجود في الحقيقة الا الله وكما سواه من الممكنات فانها هي موجودة به تعالى ولولا لم يكن فموجود لانه موجود باللذات والاقوة لاحد من الممكنات الا بالله وكذلك سائر الكمالات وان اذ التقديم من الحادث في جميع هذه المراتب التي يتضمنها لا اله الا الله لا ينفي وحدة الوجود وقول المحققين كالامام الغزالي وغيره يس في الوجود غيره المراد منه كما يستفح انه ليس مع غيره موجودا مستقلا بوجوه ولا شك ان وجود الممكن لكونه مضافا من الحق سبحانه وتعالى ليس وجودا مستقلا بوجوه الحق حتى يوصف الحق سبحانه وتعالى بانه مع غيره وان كان متخيرا اعنه في الاحكام فان افراد التقديم من الحادث فيما يليق به التمييز بينهما من الاحكام لا يستلزم ان يكون وجودا مستقلا بوجوه الحق

علم میں ثابت ہیں عدم خارجی کی صفت سے موصوف ہیں جب اللہ تعالیٰ ان کے لہجہ ذکر نیک ازل میں ارادہ کرے تو وجود کو قبول کرنے والی ہیں اور جب کہ یہ اس طرح ہوئیں تو ان کا وجود بغیرہ ہو پس وجود ان کا غیر کے لئے ہوا بذات نہ ہوا اور یہ واضح ہے پس حقیقت میں صرف اللہ ہی موجود ہے اور اس کے سوا تمام ممکنات اللہ کے ساتھ ہیں اور اسی طرح تمام



کمالات اور قدیم کا محدث سے ان اشیاء مراتب سے الگ ہونا جن پر لالہ الالہ مستعمل ہے یہ وجود کے ایک ہونے کے منافی نہیں ہے اور امام غزالی وغیرہ محققین کا قول کہ وجود میں اس کے سوا کوئی نہیں اس سے مراد یہ ہے جیسے کہ آپ کے لئے واضح ہوگا کہ اس کے ساتھ کوئی دوسرا مشتمل وجود والا نہیں ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ اللہ کی طرف منسوب کرنے کے ساتھ ممکن کے وجود کا ہونا یہ کوئی اللہ تعالیٰ کے لئے دوسرا مشتمل وجود نہیں ہے تاکہ اللہ کی صفت میں کیا جائے کہ بیشک اس کے ساتھ اس کا غیر بھی ہے اگرچہ وہ اس سے احکام میں الگ ہے کیونکہ قدیم کا محدث سے ان احکام میں جن سے ان کے مابین تمیز واقع ہوتی ہے الگ ہونا ممکن کے ثانی مستقل موجود ہونے کو مستلزم نہیں ہے تاکہ اس کی صفت کہ اس کے ساتھ اس کا غیر ہے صحیح ہو سکے اور یہ اس لئے کہ جب کہ ازل میں اللہ کے سوا کوئی موجود بھی نہیں ہے اور وہ محض عین موجود ہے

حتیٰ یصح ان یوصف بان مع غیرہ وذلك لانه اذ لم یکن فی الازل الحق وهو عین الوجود المحض وکل ما ظہر فی الوجود من المحذات فانما استفاد الوجود منه یكون وجودها الفاضل من اشعة انوار وجوده مستقلا نیا لوجوده سبحانه وتعالیٰ ہذا مما لاختفاء فیہ عند الالتفات اصلا وللامام الغزالی رحمہ اللہ تعالیٰ فی مشکوٰۃ الانوار کلام یوضح ہذا المقام وحاصلہ ان وجود العالم لکنوہ لیس وجود مستقلا بل فاضل منہ تعالیٰ کما لا یتصف بکنوہ عین الحق لکنوہ مبداء الذلک لا یتصف بانہ غیرہ مغایرہ تامتہ بحیث یتصف بانہ موجودتان مستقلا معہ فان اللہ کما کان فی الازل ولا شئی معہ لکنوہ الاول قبل کل شئی فذلک الان کما کان لان العالم الحدیث لکنوہ من فیض وجودہ لا یتصف بکنوہ موجود معہ بل موجودہ فلیس لہ مرتبہ المعیۃ بل مرتبہ التبعیۃ ولہذا انفی ان یكون اللہ اکبر ان معناه اکبر من غیرہ اذ لیس غیرہ معہ مستقلا فیحال ان یكون فعل التفضیل بمعناه المعروف من کون المفضل علیہ مغایرا للمفضل مغایرہ مستقلة یصح ان

اور محدثات میں سے جس کا وجود بھی ظاہر ہوا ہے سوائے اس کے نہیں ان سے اس وجود کا فائدہ حاصل کیا ہے ان ممکنات کا وجود مستقل دوسرا اللہ کے وجود کے انوار کی شعاعوں سے نکل کر التقات کے وقت اس چیز میں کوئی پوشیدگی نہیں ہے اور مشکوٰۃ الانوار میں امام غزالی کا کلام اسی مقام کی وضاحت کرتا ہے اور اس کا حاصل یہ ہے کہ بیشک ممکن وجود ہونے کے لئے کوئی مستقل وجود نہیں ہے بلکہ اسی سے فیض حاصل کرنے والا ہے جیسے کہ یہ عین الحق کی صفت کے ساتھ موصوف نہیں ہو سکتا کیونکہ وہ ممکن لہجہ کیا گیا ہے جیسے کہ اسے پوری مخالفت کے ساتھ متصف نہیں کر سکتے اس عینیت سے کہ اسے موجود ثانی کے ساتھ مستقل متصف کر سکیں پس بیشک جس طرح اللہ ازل میں تھا اور اس کے ساتھ کو شئی نہ تھی پس اس طرح اب ہے کیونکہ عالم حادث نے اس کے وجود سے فیض پایا ہے پس اس لئے اسے اس کے ساتھ موجود ہے کی صفت سے موصوف نہیں ٹھہرا سکتے بلکہ اس کے سبب وجود ہے کی صفت سے موصوف ہے پس حادث کے لئے معیت کا مرتبہ نہیں ہے بلکہ اس کے لئے تبعیت کا مرتبہ ہے اور اسی لئے اللہ اکبر کا معنی غیر سے اکبر کرنے کی نفی ہے کیونکہ اس کے ساتھ کوئی غیر مستقل ہے ہی نہیں پس فعل التفضیل کا یہاں اپنے مشور معنی مفضل علیہ کا مفضل کے پوری

یتصف بکنوہ موجود مع المفضل واذا انتفت المغایرہ التامتہ المستقلہ لم یبق الا ان یكون من بات ہذا بر الطیب منہ وربط اللہ المثل الاعلیٰ کما یوضح قولہ تعالیٰ اولم یروا ان اللہ الذی خلقکم ہو اشد منہم قوۃ مع قولہ تعالیٰ ان القوۃ للہ جمیعا وتولہ تعالیٰ ماشاء اللہ لاقوۃ باللہ و لیس معنی وحدۃ الوجود ان العالم عین الحق حتی یتوہم من مقالات المحققین انہم خرجوا عن دائرة الشرع وانما المراد ان العالم لیس موجودا نیا مستقلا کما تقدم انہی کلام الشیخ بن حسن الکروی وحما اللہ تعالیٰ۔ اذا علمت ذلک اتضح لک ان کل ما سلک ہذا الحدیث بعد بالاسلام فی ہذا السؤال الذکور کذب و زور و بہتان نشأ من عدم معرفتہ حقیقۃ وحدۃ الوجود ان العالم لیس عین الحق کما زعمہ و بنی علیہ القناطر الواہیۃ وزعم ان معنی لالہ الالہ کما زعم تعالیٰ اللہ عن ذلک علوا کبیرا فکما خیال وادہام خارجہ عن دائرة الشرع والعرفان بل معنی لالہ الالہ لا معبود سوا حق فی الوجود اللہ فالمنفی المعبود سوا حق لافض المعبود بغیر قید الحقیقۃ کما لا یتخفی واما علی ما سلک من ان علماء

طور پر مخالفت ہونا کہ اسے مفضل کے ساتھ موجود ہونے کے ساتھ متصف کرنا صحیح ہوا اور جبکہ مستقل پوری مخالفت ختم ہو گئی تو یہ ہذا بر الطیب منہ وربط اللہ المثل الاعلیٰ کے باب سے باقی رہ گیا جیسے کہ اللہ کا یہ قول اس کی وضاحت کرتا ہے کہ بیشک ان کو اللہ نے پیدا کیا ہے وہ قوت میں ان سے برتر ہے اللہ کے اس قول کے باوجود بیشک تمام قوت اللہ ہی کے لئے ہے اور اللہ تعالیٰ کا قول جو اللہ چاہے اللہ کے سوا کوئی طاقت نہیں ہے اور وجود کے ایک ہونے کا معنی یہ نہیں ہے کہ بیشک عالم اللہ کا عین ہے حتیٰ کہ محققین کے مقالات سے وہم پڑے کہ وہ دائرہ شرح سے نکل گئے ہیں اور سوائے اس کے نہیں اس سے مراد یہ ہے کہ عالم دوسرا مستقل موجود نہیں ہے جیسے مذکور ہو چکا شیخ ابراہیم بن حسن کروی کا کلام ختم ہوا اور جب آپ نے یہ جان لیا تو آپ کے لئے واضح ہو جائیگا کہ بیشک ہو وہ چیز ٹانواں ٹویاں جھوٹ اور بہتان ہے جس کو وہ سوال کے جواب میں اس حدیث کو چلایا ہے اور اس انسان کے وحدت الوجود کی حقیقت کو نہ پہنچنے کی وجہ سے پیدا ہوا ہے اور یہ بھی واضح ہوگا کہ بیشک عالم اللہ کا عین نہیں ہے جیسے کہ اس نے گمان کیا ہے اور اس پر کمزور پیش اس نے بنا ڈالیں اور اس نے بیشک جس طرح



الشريعت لم ينفهم وامعنى لاله الا الله يلزم على مناسلكه ان عبادة المشركين لما سوى الله من الاصنام والملائكة والجن وغيرهم صحيحة وانهم موحدون لله عز وجل وان بعينه الرسل وانزال الكتب الالامرة بافراد المعبود ونفى الشرك وقبال المشركين على عدم ترك ذلك واقع غير موقتة وبهذا باطل لا قائل به سبحانه بذا بهتان عظيم بل كتب الله وبعثت رسله ناطقة بخلاف ما يدعيه هذا المفترى الضال والله يهدي من يشاء الى صراط مستقيم من يده الله فلا مضل له ومن يضلله فلا هادي له والله سبحانه وتعالى واما قوله ان سجود الميردين بين يدي المشايخ جائز فاجابه قد افترى على الله الكذب ومن انظم ممن افترى على الله الكذب

لاله الا الله كما معنى گمان کیا ہے خدا تعالیٰ اس سے بہت برتر ہے پس یہ تمام دائرہ شرع سے نکلنے والے اسکے خیالات و اودھام ہیں اور عرفان سے خارج ہونے والے، بلکہ

لاله الا الله کا معنی یہ ہے کہ اللہ کے بغیر کوئی معبود نہیں پس نفی معبود برحق کی ہوتی نہ کہ حقیقت کی قید کے علاوہ نفس معبود کی، جیسے کہ پوشیدہ نہیں ہے اور لیکن جو وہ اس مسلک پر چلا ہے کہ یشک علمائے شریعت نے لاله الا الله کا معنی نہیں سمجھا تو اس کے مسلک کے مطابق تو لازم آتا ہے کہ یشک مشرکین کا ماہوائی خدا کے غیر بتوں، فرشتوں اور جنات وغیرہ ہم کی عبادت کرنا صحیح ہے اور یشک وہ اللہ عز وجل کی توحید کرنے والے ہیں اور یشک رسولوں کی بعثت اور کتابوں کا اتارنا جو کہ معبود کو ایک جلنے اور شرک کی نفی کرنے کا حکم دیتے ہیں اور ان کے نہ چھوڑنے پر مشرکین سے لڑائی کا حکم دیتے ہیں یہ اپنے موقع کے علاوہ دوسری جگہ پر واقع ہیں اور یہ بالکل باطل ہے اس کا کوئی بھی قائل نہیں، پاک ہے تو اللہ یہ بڑا بہتان ہے بلکہ اللہ کی کتاب اور رسولوں کی بعثت اس کذاب و گمراہ کے دعویٰ کے خلاف بلنے والی ہیں اور اللہ ہی جس کو چاہے سیدھے راہ کی ہدایت کرتا ہے جسے اللہ ہدایت دے اسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں اور جیسے وہ گمراہ کر دے اسے کوئی ہدایت کرنے والا نہیں اور اللہ سبحانہ، تعالیٰ زیادہ عالم ہے اور لیکن اس کا قول کہ یشک مشایخ کے سامنے مریدوں کے سجدے جائز ہیں پس اس کا جواب یہ ہے کہ تحقیق اس نے اللہ پر چھوٹ

قال العلامة ابن حجر المکی فی کتابہ الاعلام بتواطع الاسلام ما لفظه قد صرحوا بان سجود جملة الصوفية بين يدي مشايخهم حرام في بعض صورة وفي بعض صورة ما يقتضي الكفر فعلم من كلامهم ان السجود بين يدي الغير منه ما هو كفر ومنه ما هو حرام غير كفر فالكفر ان يقصد السجود للخلق والحرام ان يقصد الله معظما به ذلك للخلق من غير ان يقصد به اولاً يكون له قصد انتهي والله سبحانه وتعالى اعلم و صلى الله على سيدنا محمد واله وصحبه وسلم-

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 10 ص 193-200

محدث فتویٰ